ہجرت و جہاد

مشقی سوالات کے جوابات

سوال نمبر 1: ہجرت سے کیا مراد ہے۔ سورۃ نساء میں ہجرت کے بارے میں کیا حکم آیا ہے؟

جواب: ہجرت: ہجرت کے معنی ایک جگہ چھوڑ کر کسی دوسری جگہ منتقل ہو جانا ہے۔

ہجرت کا اسلامی مفہوم:

اسلام میں ہجرت کا مفہوم یہ ہے کہ کسی ایسی جگہ سے مسلمانوں کا کسی دوسری جگہ منتقل ہو جانا جہاں وہ محکوم اور مظلوم ہوں، بر سر اقتدار لوگ انہیں اسلام پر عمل کرنے پر تکلیف دیتے ہوں لہذا ان کو وہاں اسلام پر زندگی گزارنا مشکل ہو تو ایسے حالات میں مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اس سرزمین کو چھوڑ کر کسی اور جگہ منتقل ہو جائیں۔

سورۃ نساء میں ہجرت کے بارے میں حکم:

إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنتُمْ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً

[illegible]

عَفُوًّا غَفُورًا۔ وَمَن يُهَاجِرْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْأَرْضِ مُرَاغَمًا كَثِيرًا وَسَعَةً وَمَن يَخْرُجْ مِن بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا۔ (النساء: 97-100)

ترجمہ: "جو لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں جب فرشتہ ان کی جان قبض کرنے لگتے ہیں تو ان سے پوچھتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم عاجز وناتواں تھے۔ فرشتے کہتے ہیں کیا اللہ کا ملک فراخ نہیں تھا کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے۔ ایسے لوگوں کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بری جگہ ہے۔ ہاں جو مرد اور عورتیں اور بچے بے بس ہیں کہ نہ تو کوئی چارہ کر سکتے ہیں اور نہ راستہ جانتے ہیں۔ قریب ہے کہ اللہ ایسوں کو معاف کر دے اور اللہ معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے اور جو شخص اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑ جائے وہ زمین میں بہت سی جگہ اور کشائش پائے گا اور جو شخص اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی طرف ہجرت کر کے گھر کی طرف نکل جائے۔ پھر اس کو موت آ پکڑے تو اس کا ثواب اللہ کے ذمے ہو چکا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے"۔

سوال نمبر2: ہجرت کرنے والوں کو سورہ نحل میں کیا بشارتیں دی گئی ہیں؟

جواب: ہجرت کرنے والوں کیلئے بشارتیں:

سورۃ النحل میں ارشاد ہے۔

وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللّٰهِ مِن بَعْدِ مَا ظُلِمُوا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ۔ الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ

ترجمہ: "جن لوگوں نے ظلم سہنے کے بعد اللہ کے لئے وطن چھوڑا ہم ان کو دنیا میں اچھا ٹھکانا دیں گے اور آخرت کا اجر تو بہت بڑا ہے۔ کاش وہ (اسے) جانتے۔ یعنی وہ لوگ جو صبر کرتے ہیں اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں"۔

اسی طرح ہجرت کرنے والے اللہ تبارک و تعالیٰ کی رحمت کے حق دار بھی قرار پاتے ہیں۔ ارشاد ربانی ہے:۔

ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُوا مِن بَعْدِ مَا فُتِنُوا ثُمَّ جَاهَدُوا وَصَبَرُوا إِنَّ رَبَّكَ مِن بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ۔ (النحل: 110)

ترجمہ: "پھر جن لوگوں نے بلائیں اُٹھانے کے بعد ترکِ وطن کیا پھر جہاد کیا اور ثابت قدم رہے۔ بے شک تمہارا پروردگار ان (آزمائشوں) کے بعد بخشنے والا (اور ان پر) رحم کرنے والا ہے۔"

سوال نمبر 3 : جہاد سے کیا مراد ہے؟ اس کی مختلف اقسام تفصیل سے بیان کریں

جواب: جہاد:

جہاد کے معنی محنت اور کوشش کے ہیں۔ اسلام میں اس کا مفہوم ہے " حق کی سربلندی، اس کی اشاعت و حفاظت کے لیے ہر قسم کی کوشش، قربانی اور ایثار کرنا اپنی تمام مالی، جسمانی اور دماغی قوتوں کو اللہ کی راہ میں صرف کرنا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے اہل و عیال، عزیز و اقارب خاندان اور قوم کی جانیں قربان کر دینا۔ حق کے دشمنوں کی تدبیروں اور کوششوں کو ناکام بنانا۔ ان کے حملوں کو روکنا اس کے لیے میدان جنگ میں آ کر ان سے لڑنا پڑے تو اس سے بھی

جہاد کی اقسام:

جہاد کی اہمیت اور فضیلت کو سامنے رکھتے ہوئے جہاد کی مختلف اقسام ہیں۔

(1) جہاد بالعلم:

جہاد کی ایک قسم "جہاد بالعلم" ہے۔ جہاد بالعلم سے مراد اپنے قلم اور زبان کے ذریعے طاغوتی قوتوں اور اِسلام دشمن عناصر کا پردہ چاک کرنا ہے۔ دنیا کا تمام شر اور فساد جہالت کا نتیجہ ہے اور اس کا دور کرنا ضروری ہے۔ اگر انسان عقل و شعور اور علم و دانش رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ دوسروں کو بھی اس سے فیض پہنچائے قرآن نے یہ بات اس طرح واضح فرمائی:۔

اُدۡعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالۡحِكۡمَةِ وَالۡمَوۡعِظَةِ الۡحَسَنَةِ ۖ وَجَادِلۡهُم بِالَّتِي هِيَ أَحۡسَنُ ۚ (النحل: 125)

ترجمہ: "لوگوں کو اپنے رب کی طرف آنے کی دعوت حکمت و دانش اور خوبصورت نصیحت کے ساتھ کر دو۔ اور اِن سے مجادلہ (بحث و مباحثہ) بہت ہی خوبصورت طریقے سے کرو۔"

اسی طرح علمی انداز میں دین کی دعوت و تبلیغ بھی جہاد کی ایک قسم ہے۔ اور نتائج و افادیت کی بنا پر اس کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ سورۃ الفرقان میں اسے "جِهَادًا كَبِيرًا" قرار دیا گیا ہے۔

(2) جہاد بالمال:

جہاد کی ایک اور قسم "جہاد بالمال" ہے۔ دین کی سربلندی، اشاعت اور عام لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے مال و دولت کو خرچ کرنا جہاد بالمال کہلاتا ہے۔

اَلَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِندَ اللّٰهِ ۚ (التوبة: 20)

ترجمہ: جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور اللہ کے راستے میں مالوں اور جانوں سے جہاد کیا یہ لوگ اللہ کے پاس نہایت بلند مرتبے پر فائز ہیں۔

انسان کو اپنے مال و دولت کے ساتھ بہت زیادہ محبت ہوتی ہے اور اِسے خرچ کرنے کے لئے آسانی سے تیار نہیں ہوتا بلکہ وہ یہ چاہتا ہے وہ مزید بڑھتا چلا جائے لیکن ایک مومن کی یہ خوبی ہے کہ وہ اِس مال کو جمع کرنے کی بجائے اِسے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے اور اِس افضل و اعلیٰ جہاد میں شریک ہو جاتا ہے۔

(3) جہاد بالنّفس:

جہاد کی ایک قسم "جہاد بالنّفس" یعنی اپنے جسم و جان سے جہاد کرنا بھی ہے۔ حتیٰ کہ اللہ کی راہ میں دین کے دشمنوں سے لڑتے لڑتے اپنی جان تک پیش کر دی جائے۔ عام طور پر جب لفظ جہاد بولا جاتا ہے تو اس سے یہی جہاد مراد ہوتا ہے۔ جس کو قرآن میں قتال کہا گیا ہے۔

جہاد کے لیے جنگی تیاری کا حکم دیا گیا ہے اور جہاد میں شہید ہو جانے والوں کو مردہ کہنے سے بھی منع کیا گیا ہے۔ جیسا کہ سورۃ بقرہ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

وَلَا تَقُولُوا لِمَن يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتٌ ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ۔ (۱۵۴۔ سورۃ بقرہ)

ترجمہ: اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مت کہا کرو کہ یہ مردہ ہیں، (وہ مردہ

فرائض کی ادائیگی کے ذریعے جہاد:

جہاد کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ ہر نیک کام اور فرض کی ادائیگی میں اپنی جان و مال اور دماغ کی پوری قوت صرف کی جائے۔

حج مبرور:

ایک مرتبہ عورتوں نے جہاد کی اجازت چاہی تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "تمہارا جہاد حج مبرور ہے"۔

والدین کی خدمت کے ذریعے جہاد:

ایک صحابیؓ جہاد میں شرکت کے لیے آئے تو آپ ﷺ نے پوچھا کیا تمہارے ماں باپ ہیں۔ اس نے عرض کیا، جی ہاں۔ فرمایا تو تم ان کی خدمت کے ذریعے جہاد کرو۔

ظالم حاکم کے سامنے کلمہ حق و عدل کہنا:

اسی طرح کسی ظالم حاکم کے سامنے کلمہ حق و عدل کہنے کو بھی جہاد بلکہ بہت بڑا جہاد قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔

سوال نمبر 4: جہاد اکبر کسے کہا گیا ہے؟ تفصیلاً بتایئے۔

جواب: جہاد اکبر:

بعض علماء کی رائے میں جہاد کی سب سے اعلیٰ قسم خود اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرنا ہے اور وہ اسے "جہاد اکبر" قرار دیتے ہیں۔ بعض صحیح احادیث اور قرآن کریم سے بھی اس مفہوم کی تائید ہوتی ہے۔

ترجمہ: ہاں جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا رہا ہوگا اور جس نے اپنے نفس کو ہر بری خواہش سے روکا۔ تو یقیناً جنت ہی اس کا ٹھکانہ ہوگا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ۔

(العنکبوت: 69)

ترجمہ: جن لوگوں نے ہمارے بارے میں جہاد کیا (یعنی محنت اور تکلیف اُٹھائی) ہم ان کو اپنے راستے دکھائیں گے اور یقیناً اللہ نیکو کاروں کے ساتھ ہے۔

نفس کی اصلاح کر کے اُسے کتاب و سنت کا مُطیع و تابع کر دینا۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ:۔

اَلْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ۔ (الترمذی)

ترجمہ: مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس سے جہاد کرے۔

سوال نمبر 5 : جہاد کے فضائل بیان کیجئے؟

جواب: جہاد کے فضائل:

جہاد ایک منظم کوشش کا نام ہے۔ دین اسلام میں اس کے واضح اصول و ضوابط ہیں۔ جہاد کے لئے ضروری ہے کہ ایک اسلامی ریاست کی طرف سے باقاعدہ اس کا حکم دیا گیا ہو۔

قرآن کی روشنی میں جہاد کے فضائل:

ترجمہ: اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کرے پھر شہید ہو جائے یا غلبہ پائے ہم عنقریب اس کو بڑا ثواب دیں گے۔

پھر سورۃ بقرہ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

وَلَا تَقُولُوا لِمَن يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ ۔ (سورۃ بقرہ: 154)

ترجمہ: اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مت کہا کرو کہ یہ مردہ ہیں، (وہ مردہ نہیں) بلکہ زندہ ہیں لیکن تمہیں (ان کی زندگی کا) شعور نہیں۔

احادیث کی روشنی میں جہاد کے فضائل:

جہاد کی فضیلت واہمیت حضور نبی کریم ﷺ کے مندرجہ ذیل ارشادات میں واضح ہو جاتی ہے۔

"سب لوگوں سے زیادہ اس آدمی کی زندگی بہتر ہے جو جہاد کے لیئے اپنے گھوڑے کی لگام پکڑتا ہے۔ اس کی پشت پر بیٹھ کر دوڑتا پھرتا ہے۔ جب بھی وہ کسی دشمن کے آنے کا شور یا دشمن کی طرف چلنے کا کھٹکا سنتا ہے تو تیزی سے دوڑ پڑتا ہے۔ وہ شہادت اور موت کو موت کی جگہوں سے تلاش کر رہا ہوتا ہے"۔ (مسلم)

"جنت تلواروں کے سائے تلے ہے"۔ (مسلم)

"اللہ کے راستے میں جس آدمی کے پاؤں پر غبار پڑی اس کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی"۔ (البخاری)

جہاد کی برکتیں، فوائد اور حکمت:

تکمیلِ ایمان، ظلم سے نجات، کافروں سے آزادی، خلافت کا قیام، امن کا قیام، فلاح یعنی